رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن میرا بسیرا
کروں گا دور اس مُہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفت روزہ اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان

# فاروق

ایڈیٹر پروپرائیٹر مہر قاسم علی

از دفتر اخبار فاروق قادیان ضلع
نمبر خریدار ۳۹۱ - بخدمت منشی عبدالحق
نائب کورٹ انسپکٹر پولیس

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۶۶

صاحب احمدی
ڈھاب کھٹیکاں متصل ہندو سکول
امرتسر

جلد ۳ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۳ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۸ء | نمبر ۳۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## سلسلہ کی خبریں

حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت تاحال صاف نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی کیلئے بہت دعائیں کریں ؛

تبلیغ رسالت جلد دوم انشاء اللہ ۱۵ راہ روال تک شائع ہو جائیگی صرف تو کا پیاں چھپنی باقی ہیں۔ جو فاروق پریس میں خدا کے فضل سے چھپ رہی ہیں ؛

بارش کے نہ ہونے کی وجہ چارہ مویشیان کی سخت تکلیف ہے

## شانِ حضرت احمد موعود

(از قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری)

اے امیر المنکرین ہم احمد موعود ہیں
کان دھر کر تم سنو ہم عیسیٰ مسعود ہیں
ہم بروز آدم و نوح و خلیل اللہ ہیں
مظہرِ زردشت و موسیٰ کرشن اور داؤد ہیں
ہم مثیل لوط و اسحاق اور اسماعیل ہیں
ہم مثال یوسف و یعقوب و صالح ہود ہیں
ہم ہیں عکس ایلیا و حزقیل و دانیل
ہم ہیں تصویر محمد حامد و محمود ہیں

ہم نبی اللہ ہیں اور مظہر جملہ رُسل
جو نہ مانینگے ہمیں وہ کافر و مردود ہیں
منکرینِ انبیاء ہوتے کبھی مومن نہیں
بلکہ ہوتے بوجہل، فرعون یا نمرود ہیں
سب نبی دیتے رہے ہیں جسکی آمد کی خبر
وہ ہیں ہم حکم خدا سے وقت پر موجود ہیں
ہم سنانے آئے ہیں پیغام حق ہر قوم کو
اسود و احمر ہمارے سب کے سب مقصود ہیں
ابن مریم مر گئے ہیں وہ خدا ہرگز نہ تھے
جھوٹ کہتے ہیں جو کہتے ہیں کہ وہ معبود ہیں
جانتے ہیں جو آسمان پر وہ کبھی آتے نہیں
کیوں لگے اس فکر میں منکر عبث بیہود ہیں
حق تعالیٰ نے بنایا ہم کو اس کا جانشین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آ گئے ہم وقت پر اور مانتے مسعود ہیں
جو ہمیں مانیں مسیح اور اپنے جھگڑے دل دیا
وہ ہمارے ہیں وہ ہیں ہم وہ ہیں مودود ہیں

ہم جو آئے بھیجا ہوا تجدید حکم اسجدوا
ہوئے آدم سب ملائک کیطرح سجدے میں ہیں

حق تعالےٰ نے کیا ہے ہم پہ لطف و کرم
حد سے بڑھکر اسکے ہم پر فضل ہیں اور جود میں

جب سے اللہ نے دیا ہی ہم کو یہ قرب مقام
تب سے حاسد کی نگاہ میں ہم دو نو شب محسود ہیں

وہ ہمیں دیتے ہیں دکھ ہم چاہتے ہیں ان کا سکھ
وہ خیال نقص میں ہیں ہم بفکر سود ہیں

جو ہمارے در پہ آئے ہو گئے مقبول حق
جو یہاں سے پھر گئے وہ اسکے ہاں مطرود ہیں

ہم سے پیچھے ہٹ گئے ہیں فاسق و فاجر تمام
بڑھ رہے ہیں اسطرف جو صالح و مسعود ہیں

وہ قلوب مسلمین جو تھے کبھی عرش خدا
کفر کے پردوں میں اب لپٹی ہوئی منضود ہیں

نقد ایماں کھو چکے ہیں کافر و مسلم تمام
جو نشاں مومن کے ہیں وہ ہر جگہ مفقود ہیں

وہ خدا کے فضل جو مخصوص ہیں مومن کیساتھ
اب ہمارے منکروں پر حشر تک مسدود ہیں

انبیاء ہوتے ہمارے بعد میں یا اولیا
اب ہمارے اتباع میں تا ابد محدود ہیں

ہمنے اپنی زندگی میں وحی حق سے دی خبر
جن امور سر و اخفیٰ کی اب مشہود ہیں

جانشین اول اپنے ہو چکے ہیں نورالدین
بعد انکے جانشین فضل عمر محمود ہیں

مشرق و مغرب سے سوئے قادیاں آئینگے طیر
جو شجر حق نے لگایا اسکے ظل ممدود ہیں

مومنوں میں آتش فتنہ جلانا تھا ضرور
بعض ان احباب نے جو ساکن اخدود ہیں

ابتلاء سے مومنوں کا کچھ کبھی بگڑا نہیں
آگ میں پڑکر وہ خوشبو دینے والے عود ہیں

جو مخالف تھے بڑی رسوا گئے ان کے نشان
صفحہ ہستی سے انکے نقش اب مفقود ہیں

سعدی و ڈوئی بگٹ جو نامور انمیں ہیں کہاں
خاک میں سب مل گئے اور ناک خاک آلود ہیں

فتنہ گر اعدا جو اب ہیں ان کو بھی تم دیکھنا
چند سالوں میں جہاں سے ہونگے یہ نابود ہیں

یہ دُرِّ جو نظم میں منظوم یوسف نے کئے
یہ ہماری وحی اور تحریر میں موجود ہیں

## مہاشہ کاش توجہ کریں

پچھلے دنوں ہمارے مہربان کرشن بی۔ اے نے اپنے اخبار میں قرآن مجید کی تعلیم پر کچھ اعتراضات چھپوائے تھے۔ جنمیں سے ایک یہ اعتراض تھا کہ اسلامی حکم غیر عورتوں سے پردہ کرنے کا بھی ہے جو سراسر ناجائز ہے۔ مہربانی فرما کر مہاشہ صاحب مندرجہ ذیل نوٹ جو بٹلین اور پھر اخبار عام میں چھپا ہے۔ غور سے پڑھیے اور بتائیے کہ قرآن مجید کا حکم بجا ہے یا نہیں؟

اس امر کا ظاہر کرنا نہایت افسوسناک ہے کہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کے اکثر ہوٹلوں میں منتظمان ہوٹل کی معرفت شریف گھروں کی مستورات یا فاحشہ عورتوں سے عصمت فروشی کرائی جاتی ہے یہ تباہی بخش وبا نہ صرف لاہور میں بلکہ اسکے پلید جراثیم امرتسر اور دہلی وغیرہ مقامات کے ہوٹلوں میں بھی اپنا کام کر رہے ہیں ؛

یہ لوگ شریف گھروں کی عورتوں کو ورغلانے کا کام عمر رسیدہ بدمعاش عورتوں سے لیتے ہیں تاکہ یہ گھروں میں بغیر روکاوٹ کے جا سکیں۔ اس غیر شریفانہ تجارت کا جو کچھ اثر شریف گھروں پر ہونا ضروری ہے۔ اسکے اثرات ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں چنانچہ دو دن ہوئے۔ لاہور سے ایک نوجوان خوبصورت بیوہ کو معہ چند ہزار روپیہ زیور کے ایک مسلمان نکالکر لے گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بیوہ ایک عرصہ سے کسی ہوٹل میں اس شریر سے ملنے جایا کرتی تھی۔ اس امر کی فوراً ضرورت ہے کہ گورنمنٹ ہوٹلوں کے لئے ایسے سخت قوانین رائج کرے جس سے ان لوگوں کو ایسی قابل نفرت حرکات کا موقعہ نہ مل سکے۔ اور اسکے علاوہ ان ہوٹلوں پر پولیس کی نگرانی زیادہ سخت ہونی چاہیئے۔ لاہور میں تھانہ دلکھا کی حدود کے ہوٹلوں کے متعلق سخت خرکایات سننے میں آئی ہیں۔ وہاں کی پولیس کو چاہیئے۔ کہ بہت ہوشیاری سے کام لیکر ایسے بدمعاشوں کا سراغ لگائے۔ (بلیٹین)

نسائھن سے مراد یہ ہے۔ کہ صرف اپنے مذہب کی عورتیں بے روک ٹوک گھروں میں آئیں۔ دوسری عورتیں جنکی نسبت ہمیں معلوم نہیں کس چال و چلن کن خیالات کی ہیں۔ وہ بغیر اجازت نہ آئیں۔ اور ان سے شرعی پردہ بھی کیا جائے یعنے وہ زیب و زینت کی چیزیں نہ دیکھیں۔ کیونکہ ان کے ذریعے خوفناک جرائم سرزد ہوتے ہیں۔ قرآن شریف کی تعلیم تو سراپا برکت ہے۔ مگر افسوس

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رُخ کافر و دیندار کا

## بیچم صاحب کی گولیوں کا نسخہ

ایلوا ۵ گرین۔ سفوف سونٹھ ½ ۵ گرین۔ سفوف صابن ½ ۱ گرین۔ اس کو ملا کر دس گولیاں بنا دیں ایک دو گولی رات کے وقت کھا کر سو رہنے سے صبح کے وقت کھلکر پاخانہ ہو جاتا ہے۔ جس سے قبض اور دیگر امراض شکم کو فائدہ ہوتا ہے۔ یہ نسخہ بیچم کی گولیوں کا ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یا حی یا قیوم برحمتک استغیث

# الٰہی فیصلہ۔ خدائی فرمان

قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم فقد کذبتم فسوف یکون لزاما

خدائے قدوس رحیم وکریم قادر ذوالجلال نے اولو العزم مرسلین رسل عظام انبیاء کرام مامورین ذی احترام کو اپنی نیابت وخلافت کا تاج پہنا کر خلعت قبولیت بخشکر مبعوث فرمایا۔ تا اسی کے نام کا سکہ سارے عالم میں چلائیں اور اسکے احکام وقوانین دنیا میں جاری کرائیں۔ عاجزوں، کمزوروں، بے کسوں، بے بسوں، افتادوں، کی دستگیری فرمائیں۔ اور دنیا کو اپنی تجلی نورانی، قوت یزدانی، طاقت ربانی، ہمت روحانی کے ذریعہ مہذب، دانا، ہوشیار، زندہ، بیدار۔ ترقی یافتہ، نجات یافتہ، بامراد، کامیاب بنائیں"

---

پس یہ خدا کے بھیجے ہوئے مقدس حضرات آئے۔ اور بڑی شان سے آئے۔ ظاہر ہوئے اور خدائی نصرت، الٰہی تائید، کے نشانات کے ساتھ ظاہر ہوئے۔

---

آہ، حسرت، افسوس، تعجب، حیرت، تاسف، ان نادانوں پر، ان ضدیوں پر، ان مغروروں پر، ان مقہوروں پر، ان بیماروں پر، ان بیکاروں پر، جو اپنی ہی غوایت، ضلالت، بطالت، مادیت، کثافت، کے باعث خدائی پیغام وحی ہدایت، نور، سے الگ تھلگ، دور، نفور، مغرور، ہو کر ہلاک ہوئے، مرسلین، مامورین، معلمین کے جمال، جلال، حال، قال، اسرار، انوار، دقایق حقایق، آیات، نشانات، کو نہ مان کر، نہ دیکھ کر، نہ سمجھ کر، ان پر ہنسی، ٹھٹھا، پھبتی، یاوہ گوئی، بے ہودہ سرائی، کے تیر برسانے لگے، افترا، اتہام، بہتان جھوٹ، گند، بکواس، کے خنجر چلانے لگے، غیظ، غضب، غصہ، جھنجھلاہٹ کے ہتھیار لیکر ظلم، ستم، جور، جفا، جدال، قتال کا میدان قائم کرنا چاہا۔

---

پس عالم جبروت سے ندا آئی، قصر لاہوت سے صدا اٹھی، جو ملکوت سموات وارض میں گونج کر، دنیا ناسوت کو ہلا گئی، اور گوشہ گوشہ میں ایک تہلکہ پڑ گیا، خدا۔ ذرہ کا خالق ومالک خدا، اپنی سطوت، جلال، شان استغناء، کے ساتھ اک دل ہلا دینے والا فرمان بھیجتا ہے۔ قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم فقد کذبتم فسوف یکون لزاما۔ کہ اگر تم میں عاجزی، التجار، بندگی، نہیں تو جاؤ خدا کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ وہ غنی وبے نیاز ہے، تمہارا انکار، تمہاری تکذیب، تمہارے ہی لئے طوق لعنت بنکر تمہیں مجرم، قابل سزا، لائق تعزیر، مستوجب عذاب، ٹھہرا چکے ہیں۔ الم نھلك الاولین ط ثم نتبعھم الاخرین ط کذلك نفعل بالمجرمین ط ویل یومئذ للمکذبین خدا فرماتا ہے۔ ہم اگلوں کو بھی ہلاک کر چکے ہیں۔ پھر پچھلوں کو بھی ان کے پیچھے لگا دینگے، ہم مجرموں کے ساتھ قانوناً یہی معاملہ کرتے ہیں۔ پس جھٹلانے والوں کی ہلاکت، خرابی، رسوائی ہے، دیکھو، دیکھو، یوم الفرقان، روز عدالت، انصاف کا دن، فیصلہ کی ساعت، صبح قیامت، نزدیک بلکہ نزدیک تر ہے۔ الا ان موعدھم الصبح الیس الصبح بقریب ط

---

انسانو، سوچو اور خوب سوچو، تم کیا کر رہے ہو، کدھر جا رہے ہو، لوگو، دیکھو اور پھر دیکھو، تمہیں کیا ہو گیا ہے، کیا کہہ رہے ہو، کہاں دوڑتے ہو، کیوں بھاگتے ہو، آہ۔ خدا کا منادی ندا دیتا ہے اور تم کان نہیں دھرتے۔ نہیں سنتے پر نہیں سنتے، الیس منکم رجل رشید ط

---

ہوشیار ہوشیار۔ خبردار خبردار۔ سنو سنو اور جلد سنو حضرت رب العزت جل جلالہ تم سے انتقام کا اعلان فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن ذکر بایات ربہ ثم اعرض عنھا انا من المجرمین منتقمون۔ بے شک بے شک وہ بڑا ظالم ہے۔ جسے آیات وفرمان الٰہی سنایا جائے۔ اور وہ منہ پھیرے، خدا فرماتا ہے۔ یقیناً یقیناً ایسے ظالم مجرموں سے ہم ہی انتقام لینگے"

---

پس اے عقلمندو۔ اے سوچنے والو انکار میں جلدی نہ کرو، تکذیب میں تعجیل نہ کرو جھٹلانے میں عجلت نہ کرو، دلائل، بینات، نشانات، دیکھو، سنو، پڑھو، غور کرو۔ تحقیق میں لگ جاؤ۔ تدقیق میں ڈوب جاؤ۔ سنبھل جاؤ۔ ہوشیار ہو جاؤ، بیدار ہو جاؤ، لیٹے ہو بیٹھ جاؤ۔ بیٹھے ہو تو کھڑے ہو جاؤ۔ کھڑے ہو تو چل پڑو، چلے ہو تو جلد جلد قدم بڑھاؤ۔ اور اس محبوب، مطلوب، امام و پیشوا کے قدموں سے چمٹ جاؤ جسکے تم مدتوں سے منتظر تھے۔ جسکے ملنے کے لئے بڑے بڑے بزرگان دین شوق وتمنا رکھتے تھے۔ اور جسکے لئے اولیاء اسلاف کرام تڑپ تڑپ کر دعا مانگتے تھے" وہ آگیا۔ بڑی شان سے آگیا، وہ دنیا کا ہادی امام مہدی آگیا، سردار بادقار۔ آقا و مولا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی کے تاجدار۔ ہمارے سرکار حضور محمد رسول اللہ علیہ وسلم کا نائب ووارث وخلیفہ آگیا، وہ دنیا کا آفتاب، وہ عالم کا ماہتاب، وہ ہستی کی بستی کا روحانی حکمران وہ حکم وعدل آگیا۔ وہ خدائی پہلوان جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود آگیا ؎ کون

وہ سوتے ہوؤں کو جگا دینے والا — وہ مرتے ہوؤں کو شفا دینے والا
وہ روتے ہوؤں کو ہنسا دینے والا — وہ مُردہ دلوں کو جلا دینے والا

جلایا ہے آپ اسنے دین الٰہی
دکھائی ہے شانِ رسالت پناہی

وہ دنیا میں اسلام پھیلانے والا + بڑا نام اللہ سے پانے والا
وہ شرک وضلالت مٹا جانیوالا — وہ احمدؐ زمانے میں کہلانے والا

شب وروز دنیا میں چرچا ہی جسکا
وہ عالم میں اک شور برپا ہی جسکا

رولاتی ہے ہستوں کو تنذیر اسکی — ہنساتی ہے روتوں کو تبشیر اسکی
حقائق کی بارش ہے تقریر اسکی — معارف کا دریا ہے تحریر اس کی

وہ شمع ہدایت وہ نور مجسم
بروز جناب نبی کریم

اُسنے تمام دنیا کو پکارا۔ اپنے مقابلین کو للکارا۔ جملہ منکرین اسلام۔ سارے مخالفین دین کو بُلایا۔ مگر کوئی نہ آیا پر نہ آیا۔ ہاں ہاں جو کوئی اٹھا بھی تو آخر ہاویہ میں جا گرا ڈاکٹر الگزنڈر ڈوئی امریکن کا واقعہ یاد کیجئے۔ جو کہتا تھا کہ مجھے مسیح یسوع نے اسلئے بھیجا ہے۔ کہ اسلام کو پاؤں سے مسل ڈالوں۔ لیکن آخرش حضرت مسیح موعود سے مقابلہ کرتے ہوئے فالج میں مبتلا ہوکر بڑی ذلت کے ساتھ دنیا سے مٹ گیا۔ پادری عبداللہ آتھم کا انجام غور سے دیکھو کہ حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں کیا کس طرح فنا ہوا۔ محمدی شیر نے جب یہ نعرہ بلند کیا کہ ؎ الا اے منکر از شان محمدؐ
بترس از تیغ بُران محمدؐ + کرامت گرچہ بے نام ونشان است۔ بیا بنگر غلمان محمدؐ
(یہ سُنکر)

## پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

اٹھا۔ اور اشتہار واعلان کے ساتھ بولا۔ کہ بس کسی دانا کے مقولے پر کہ دروغ گو را تا بدروازہ باید رسانید عمل کرکے مرزا صاحب کے آخری التماس کو بھی منظور کرتا ہوں۔ اور مباہلہ کو یہاں طبع کراکر مشہور (لیکھرام کی کتاب خبط احمدیہ صفحہ ۳۴۴)

اس مقابلہ ومباہلہ کا نتیجہ ظاہر۔ بدیہی اور عیان ہے کہ لیکھرام اس مباہلہ کے اثر اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے ماتحت ۶ مارچ ۱۸۹۷ء میں دن دھاڑے باوجود پہرے اور حفاظت کے عجل جسد لہ خوار لہ نصب وعذاب۔ کے مطابق (جو پیشگوئی کے الفاظ ہیں) خدا کے قہری ہاتھ سے ہلاک ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود کی سچائی اور اسلام کی صداقت کا نشان بنکر ہمارے اور آریہ سماج کے درمیان قطعی اور آخری سچا فیصلہ کر گیا۔ یہ ہے خدائی فیصلہ جسکے ذریعہ آریہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ملزم ہوگئے۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین۔

## فرقہ وہابیہ کے مولوی

ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہل حدیث کو بلایا گیا۔ چنانچہ مولوی صاحب مذکور اپنے رسالہ مرقع دسمبر ۱۹۰۷ء میں لکھتے ہیں "مرزا صاحب نے ہمارے ساتھ مباہلہ کا ایک طولانی اشتہار دیا تھا" ساتھ ہی یہ واقعہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کی تحریر مباہلہ کو منظور نہیں کیا تھا۔ چنانچہ جواباً لکھدیا تھا کہ "یہ تمہاری تحریر مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے" (اہلحدیث ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء) بلکہ اپنی طرف یہ بات لکھدی تھی کہ "خدا تعالےٰ جھوٹے دغاباز۔ مفسد۔ نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے" (رسالہ مرقع جولائی ۱۹۰۷ء)

اب خدا کی قدرت دیکھئے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ہی کے قرار داد کے موافق وہ خود ان چار صفات مذکورہ کے مصداق ٹھہرے۔ ایسی زندگی موت سے کہیں بدتر ہے۔ فانظر کیف کان عاقبۃ المکذبین۔ مولوی صاحب مذکور کی یہ شرمناک چال، چوری اور سرزوری ملاحظہ ہو کہ پہلے مباہلہ سے جان چرائی صاف انکار کر دیا۔ جیسا کہ اہل حدیث ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھا ہے۔ مگر اب جابجا کہتے پھرتے ہیں۔ کہ میرزا صاحب میرے مقابل مباہلہ میں فوت ہوئے۔ بلکہ یہ حرکتیں بھی دیکھی گئی ہیں کہ جہاں جیسا موقع دیکھا ویسا کہہ دیا۔ خدا ہی ایمان ودیانت عطا کرے تو اصلاح ہو" مگر ہم اتنی تبلیغ کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یضل من یشاء ویھدی من یشاء ولتسئلن عما کنتم تعملون۔ بے شک خدا ہی کے ہاتھ ہر معاملہ ہے۔ لیکن جو کچھ اعمال کرتے ہو۔ ضرور ایک دن ان کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ پس دنیا کے سامنے تو بات بنانا آسان ہے۔ مگر خدا کو کیا جواب دوگے۔ اللہ بما تعملون خبیر

## دہلی کے مولوی عبدالسلام نبیرہ مولوی سید نذیر حسین صاحب

وغیرہ نے مباہلہ کا اشتہار دیا جس کا عنوان تھا "مرزائیوں کی غلط اور مباہلہ سے آنا کانی" یہ اشتہار ۲۰۔ اگست ۱۹۱۶ء میں شایع کیا گیا۔ جبکہ احمدی مبلغین کا وفد دہلی میں تبلیغ کر چکا تھا۔ اس اشتہار میں حضرت مسیح موعود کی کچھ عبارت انجام آتھم سے نقل کرکے اسپر تیاری و آمادگی ظاہر کی گئی۔ جو دعا مباہلہ ہے جسکے بعض الفاظ یہ ہیں:۔

"لیکن اے خدا علیم وخبیر اگر تو جانتا ہے کہ یہ الہام جو میرے ہاتھ میں ہیں تیرے الہام ہیں۔ اور تیرے منہ کی باتیں ہیں۔ تو ان مخالفین کو جو اسوقت حاضر ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سال کے عرصہ تک دُکھ کی مار میں مُبتلا کرے۔ کسی کو اندھا کر دے۔ اور کسی کو مجذوم کسی کو مفلوج الخ عبرت کا مقام ہے۔ کہ مولویان دہلی کے اشتہار پر ابھی ڈھائی ماہ بھی نہیں گذرے تھے۔ کہ مولوی عبد السلام کو خدا نے موت کا شکار بنا دیا۔ اور وہ مفلوج ہو کر فوت ہو گئے۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث ۱۰ر نومبر ۱۹۱۶ء صہ ۱۳ کالم میں اطلاع دی گئی۔ کہ تمام فرقہ اہل حدیث کی نگاہیں مولوی عبد السلام صاحب نبیرۂ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی پر تھیں۔ جن کی بابت آج ہم بادل ناخواستہ یہ خبر دیتے ہیں کہ گذشتہ ہفتہ فالج سے فوت ہو گئے۔" ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الالباب۔

## صوفیا و مشائخ کے نمائندے

اور بڑے جوش و خروش سے اُٹھ کر گرنے والے خواجہ حسن نظامی صاحب کو دیکھئے کیسی شان اور کس قدر آن بان سے نظام المشائخ محرم نمبر ۱۳۲۶ھ میں مُباہلہ کا اعلان دیا۔ اور سات صفحے رنگ ڈالے چند گرما گرم فقرے ملاحظہ ہوں۔ فرماتے ہیں:۔ "میں تمہارے امیر المومنین مرزا محمود احمد کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ اجمیر شریف آئیں۔

مردانگی ہے صداقت ہے تو آؤ اس آزمایش گاہ کی سیر کرو۔ جہاں ایک گھنٹہ میں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔" اگر تم کو یہ مباہلہ منظور ہو۔ تو ربیع الاول ۱۳۲۶ھ ہجری کی چھٹی تاریخ کو اپنے حواریوں کو لے کر اجمیر شریف میں آجاؤ جب تم اس ارادہ سے اجمیر شریف آؤ۔ اپنی والدہ سے دودھ بخشوا کر آنا۔ اور ریلوے کمپنی سے ایک گاڑی کا بندوبست کرا لینا جس میں تمہاری لاش قادیان روانہ ہو سکے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے حسب قواعد شرعیہ مباہلہ کی منظوری دی تو حضرت خلیفۃ المسیح کے پہلے ہی مضمون کو پڑھ کر حسن نظامی صاحب جی چھوڑ گئے اور حواس باختہ۔ حیران۔ مضطرب ہو کر جان چھوڑانی چاہی۔ عجیب عجیب رنگ بدلے۔ جن کی تفصیل اخبارات میں موجود ہے۔ ہم یہاں صرف ایک نمونہ پیش کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا پہلا ہی مضمون دیکھکر حسن نظامی صاحب نے جواب میں لکھا کہ "میں نے مباہلہ کی حیثیت سے ان کو چیلنج نہیں دیا تھا نہ مباہلہ کا نام اس مضمون میں تھا۔ جو اس مسئلہ پر نظام المشائخ محرم نمبر میں شائع ہوا ہے۔" یہ موت کیوں آگئی، اب کیوں روح پرواز کر گئی، سب کرامت ندامت ہو گئی۔ اللہ توبہ اللہ توبہ۔ کئی غیر احمدی حضرات کے مضامین حسن نظامی کے خلاف اظہار نفرت و نفریں کے لئے شائع ہوئے۔ جو اخبارات میں موجود ہیں۔ مجھ سے جناب مولانا عبد الماجد صاحب نے ذکر کیا کہ میں نے حسن نظامی سے کہا کہ مباہلہ کا چیلنج دیکر یہ تم نے کیا کیا۔ عار۔ عار۔ عار۔ شرم۔ شرم۔ شرم۔ فوق الحق ط دخرھنا لک المبطلون۔

## یَا قَوْمَنَا اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰہِ

اس ربانی مبلغ و داعی کی دعوت قبول کرو۔ اور اگر تم اسے قبول نہیں کرتے۔ تو یاد رکھو خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اور اپنے نبی سے یوں کہلواتا ہے۔ فان تولوا فقد ابلغتکم ما ارسلت بہ الیکم۔ اگر تم لوگ منہ پھیرتے ہو۔ سو میں تو جو کچھ لیکر بھیجا گیا تھا۔ وہ میں نے پہنچا دیا۔ ویستخلف ربی قوما غیرکم۔ اگر تم نہ مانو گے۔ تو خدائے پروردگار ایک ماننے والی قوم تمہارے بعد لائیگا تم اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے۔ پس اگر خدا کی فعلی کتاب، قانون قدرت، رموز فطرت اور قولی کتاب قرآن حکیم کی دلائل و براہین و آیات بینات سے نادان انجان بن کر محروم رہنا پسند کرتے ہو۔ تو پھر کس قانون۔ کس کتاب۔ کس فرمان۔ کس بات سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ فبای حدیث بعدہ یؤمنون ط دلائل کی موسلا دھار بارش۔ نشانات کی چمکتی ہوئی بجلیاں۔ براہین کا گرجنے والا رعد۔ انصاف کا چاند اگر تمہیں فائدہ نہ پہنچا سکا۔ تو آؤ الٰہی فیصلہ۔ انتہائی فیصلہ۔ موثر فیصلہ آخری فیصلہ کر لیں۔ سنو سنو۔ فرمان الٰہی سنو۔

تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین

## کیا علماء دیوبند ہم سے مباہلہ کرینگے۔

(از جناب مجسل صاحب قادیان دارالامان)

وہ کمیٹی جو ہندوستان میں سازشوں کی رپورٹ کرنے کے لئے مقرر ہوئی تھی اُسنے اسلامی شورش کی لہر کے سلسلہ میں دیوبندیوں کے مولانا محمود حسن کا ذکر بھی کیا۔ کہ وہ بھی ایک حد تک اس سازش میں شریک تھے۔ اور مولوی عبید اللہ سندھی کا تو بہت ہی دخل بتایا ہے۔ اسپر بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اہل دیوبند نے مخبری کی ہے۔ اسکے جواب میں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب مددگار مہتمم دیوبند کی طرف سے ایک ضمیمہ انگلیس کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ جو اپنے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ہمارے پاس بھی تردید کے لئے قابل اعتماد اور مسکت دلائل موجود ہیں لیکن یہ امر ان منصف طبائع لوگوں کے لئے جن کو ایسی جھوٹی خبروں سے کچھ اشتباہ ہو گیا ہو۔ ان معاندوں کو بایں ہمہ کوئی دلیل اور حجت رد کرنے والی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ..... تو پھر صورت فیصلہ وہی ہے۔ جسکی نسبت کلام اللہ میں ارشاد ہے قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونسائنا ونساءکم۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مباہلہ کا حکم بمقابلہ ان لوگوں کے ہوا تھا۔ جن کا جحود وعناد اور کم بختی اس درجہ بڑھی ہوئی تھی۔ کہ کوئی قوی اور روشن دلیل بھی ان کے لئے مفید نہ تھی۔ پس جماعت معترضین جمع ہو جائے۔ اور موافق شرائط و قواعد مباہلہ کرے۔ **جماعت دیوبند تیار ہے۔**"

(ضمیمہ انجمن بجنور۔ یکم دسمبر ۱۹۱۸ء)

عبارت مندرجہ بالا سے ظاہر ہے کہ علماء دیوبند کے نزدیک مباہلہ جائز ہے۔ اور کسی امر کے فیصلہ کے لئے وہ اس طریق پر عمل پیرا ہونے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ تو کیا میں عرض کر سکتا ہوں۔ کہ جب جماعت دیوبند چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے مباہلہ کے تیار ہے تو کیوں اس امر کے بارہ میں مباہلہ نہیں کرتی۔ جسپر آخرت کی نجات کا دارومدار ہے۔ خدا کا برگزیدہ نبی مرزا غلام احمد مبعوث ہوا۔ اور اسنے تمام ہندوستان کے علماء اور سجادہ نشینوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ مگر کوئی مقابل پر نہ آیا۔ حتی کہ علماء دیوبند بھی خموش رہے۔ اور یوں خدا کے مسیح کی صداقت پر مہر کر دی۔ اور بعض بیہودہ عذر تراشنے لگے۔ کسی نے کہا پہلے عذاب کی تعیین کرو۔ کسی نے کہا غیر مامور کے لئے مباہلہ جائز نہیں یہ تو پرانی باتیں ہیں ابھی کل کی بات ہے کہ جب علماء دہلی سے مباہلہ کا ذکر آیا تو انہوں نے اشتہار شائع کیا ہم مباہلہ اس شرط پر کرینگے۔ کہ ہم اسی مجلس میں سؤر یا بندر بنجائیں۔ لیکن جب ان سے اس بات کا شرعی ثبوت پوچھا گیا تو خاموش رہ گئے۔ سلسلہ کے مشہور مخالف مولوی ثناء اللہ کو بارہا مباہلہ کا چیلنج دیا گیا۔ مگر مسیح موعود کے مقابلہ میں مباہلہ کے نام سے انکی جان قبض ہوتی ہے۔ وہ بھی اسی قسم کے بہانے پیش کیا کرتا ہے کہ عذاب کی تعیین کرو۔ پچھلے دنوں جب مسیح موعود کے خدام سے مباہلہ کا ذکر آیا تو سؤر و بندر کا جھگڑا لے بیٹھا حالانکہ خود اپنا عمل اسکے خلاف تھا۔ اپنے مخالفین کو خود اسنے مباہلہ کا چیلنج دیا۔ جب ہم نے پوچھا کہ آیا ان کی نسبت یقین سے اعلان کر سکتے ہو کہ وہ سؤر بندر بنجائینگے۔ تو کچھ جواب بن نہ آیا۔ سوائے اسکے کہ عذاب دینا خدا کے اختیار میں ہے۔ جب صورت معاملہ یہ ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ مسیح موعود اور اسکے خدام کے مقابلہ میں مخالفین میں سے کسی کو حوصلہ نہیں ہوتا کہ مباہلہ کے لئے آمادگی ظاہر کرے۔ حسن نظامی کس جوش سے اٹھا۔ اور یہ بڑا بول بولا۔ کہ ایک گھنٹہ کے اندر اندر مسیح موعود کے موجودہ خلیفہ کی جان قبض کر لوں گا۔ جب اسے بتایا گیا کہ ہم مسلمان ہیں اسلامی طریق پر مباہلہ کر لو۔ تو باوجود بارہ آدمیوں کا سیکنڈ کلاس کا کرایہ آمد و رفت دینے اور ذمہ داری امن و امان کے قادیان نہ آسکا۔ اور نہ ہی سات کروڑ مسلمانوں کے قائم مقام کو یہ حوصلہ ہوا کہ ایک ہزار مرید ساتھ لیکر لاہور آجائے اور مباہلہ کرے ادھر حضرت مسیح موعود کے خدام کا یہ حال تھا کہ ایجزار کیا قریباً دو ہزار کی عرضیاں حضرۃ خلیفۃ المسیح کے حضور میں پہنچ گئیں کہ خدا کیواسطے ہمیں اس مباہلہ میں ضرور شریک کر لیجئے۔ بعض نے تو یہاں تک جوش اخلاص دکھایا کہ اپنا خرچ بھی پیشگی جمع کرا دیا۔ ہر ایک ان میں سے یہی سمجھتا تھا کہ ہزار کی تعداد پوری ہو گئی ہو گی۔ اور میں اس شرف کو حاصل نہیں کر سکوں گا

اے علماء دیوبندیہ ہے وہ ایمان۔ جسکی نظیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوا کہیں نہیں مل سکتی۔ سر بکف اور کفن بدوش پھرنا ہر مدعی اسلام سے ممکن نہیں صادق و کاذب مخلص و غیر مخلص کی پہچان امتحان ہی کیوقت ہوتی ہے۔ حسن نظامی کو یا تو یہ دعویٰ تھا۔ کہ میں سات کروڑ مسلمانوں کا قائم مقام ہوں۔ اور کئی نواب اور راجے میرے مرید ہیں اور میں بڑا اثر پردار ہوں یا خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کے مقابل میں اگر یہاں تک بے بس ہوا کہ بانسو آدمی بھی اپنے ساتھ لاہور نہ لا سکا۔ اور نہ خود مع اہل و عیال قادیان میں کرایہ ہم سے لیکر آنے کا حوصلہ پڑا۔ اور نہ جواب میں کوئی پُر زور مضمون لکھ سکا وہ جو مچھر اور جھینگر کا جنازہ بھی اُٹھائے تو ایک شان سے اُٹھائے۔ ایسا دم بخود ہوا کہ ایک سطر بھی لکھنی دشوار ہو گئی۔ غرض طالبان حق کے لئے اسمیں نشان ہے کہ بڑے بڑے علماء اور فقراجن کو علم و فضیلت کا دعویٰ ہے۔ اور جو نمائندگان اسلام ہیں۔ ہمارے مقابل میں آکر رہ جاتے ہیں۔ اور باتیں بنانے لگتے ہیں۔ اگر کسی کو اسمیں شک ہو اور پچھلی باتوں کو بھول گیا ہو۔ تو اب جماعت دیوبند کو مباہلہ کے لئے تیار کرے۔ ان کا کوئی زعیم اپنے دلائل جو ہماری تردید میں رکھتا ہے۔ سنائے۔ پھر ہمارا جواب سُنے۔ اسکے بعد پھر بھی اگر اسے یقین رہے کہ یہ سلسلہ احمدیہ خدا کی طرف سے نہیں۔ بلکہ اس کا امام (نعوذ باللہ منہ) مفتری اور کذاب اور اپنے دعوے میں غیر مصدق تھا۔ تو ہم سے حسب سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد تصفیہ شرائط مباہلہ کرے۔ اور پھر دیکھے کہ ایک سال کے بعد کس پر عذاب نازل ہوتا ہے۔

کیا علماء دیوبند میں یہ ہمت ہے کہ وہ اپنے اسلام کا ثبوت دینے کے لئے میدان میں آئیں۔ اگر آئیں تو ہمیں وہ ہر طرح سے تیار پائینگے۔ لیکن اگر وہ انواع و اقسام کے حیلوں سے ٹالنے لگے۔ جیسا کہ مجھے یقین ہے۔ تو دنیا گواہ رہے کہ ایک دفعہ پھر ان پر حجت ملزمہ قائم ہو گئی ؂

## تعالوا ایھا العلماء

یوں تو ہماری طرف سے دلائل کے ذریعہ اتمام حجت بہت کچھ کیا جا چکا ہے۔ فیصلے کے آخری طریق مباہلہ کیلئے بھی ہمیشہ اعلان عام ہے۔ جسکے لئے کوئی مرد خدا نکر میدان میں نہیں آتا۔ ؎

وداع دعاھم من یجیب الی الندی ؂ فلم یستجبہ عند ذلک مجیب

اور کوئی اٹھا بھی تو آخر کلیجہ تھام کے بیٹھ گیا یا خلاف دین و دیانت حیلے اور بیکار باتیں شروع کر دیں۔ علماء دیوبند کو ..... مباہلہ کے لئے بلایا گیا ہے میں اپنے غیر دیوبندی علماء کو مباہلہ کے لئے تیار دیکھنا چاہتا ہوں۔ بالعموم تمام علماء و مشائخ اور بالخصوص حضرات ذیل سے خطاب ہے۔ جناب مولانا ابو المنظور محمد عبد الماجد القادری بدایونی۔ جناب مولانا محمد علی صاحب مونگیری۔ جناب مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی۔

جناب شاہ عبد العزیز صاحب مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محلی۔ جناب مولانا شاہ فاخر صاحب الہ آبادی۔ جناب مولانا عبد الحق صاحب خیر آبادی۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین پیر جھنڈا۔ جناب مولانا شاہ عبد الرحمن صاحب کانپوری۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین بھیرہ۔ جناب مولانا شاہ عبد القادر صاحب رائپوری۔ جناب مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب سجادہ نشین رائپور۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین تونسہ شریف۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین گولڑہ۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین سیال شریف۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین مانکی شریف۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین دیوہ شریف۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین جلالپور۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین اوچ شریف۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین مکھڈ شریف۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین میانوالی۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین ڈیرہ غازیخان۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین مظفر گڑھ۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین ملتان۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین بہاولپور۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین خیرپور۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین حیدرآباد۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین بمبئی۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین مدراس۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین بنگلور۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین میسور۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین حیدرآباد دکن۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین گلبرگہ۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین اجمیر۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین دہلی۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین لاہور۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین امرتسر۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین لدھیانہ۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین انبالہ۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین کلکتہ۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین پٹنہ۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین گیا۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین مونگیر۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین بھاگلپور۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین دربھنگہ۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین مظفر پور۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین چھپرہ۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین آرہ۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین بنارس۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین الہ آباد۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین لکھنؤ۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین فیض آباد۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین بہرائچ۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین گونڈہ۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین بستی۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین گورکھپور۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین بلرامپور۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین بہرائچ۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین گونڈہ۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین بستی۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین گورکھپور۔ جناب مولانا شاہ محمد صاحب سجادہ نشین بلرامپور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جٹ اور جنگ

یہ تو معلوم نہیں کہ اصلی جٹ یا جاٹ کون ہے۔ مگر میرا مطلب جٹ سے وہ ان داتا ہے۔ جس کے بیلوں کے پاؤں کے روندے دانے کھاکر شہری لوگ آباد اور خوشحال ہیں۔ چاہے وہ ان داتا اوان ہو یا مان گکھڑ ہو یا کھرل۔ سندھو یا سندھو۔ راجپوت یا قریشی اور باگڑی یا بشنوئی۔ میرا جٹ وہ بھولا بھالا شاہزادہ ہے جو پچاس روپیہ کے قرض کے عوض میں ہزار روپیہ ادا کرکے پھر بھی ہزار روپیہ کا مقروض رہتا ہے پندرہ سال سے ان کی خدمت میرا فرض ہے۔ مگر جٹ ایسی شاہ نواز قوم ہے۔ کہ خادم کو مخدوم اور تابع حکم کو حاکم سمجھتی ہے۔ ہر کہ ومہ کی ستم ایجادیوں کا تختہ مشق رہ کر بھی اس قوم کی شان بے پروائی میں فرق نہیں آیا۔ سنا گیا ہے کہ خدا میں اور جٹ میں حسب ذیل عہد و پیمان ہیں:-

یہ کہ "خدا چاہے بارش سے۔ طغیانیوں سے ژالہ باریوں سے۔ ٹڈی سے۔ اسماک سے بیماری سے کتنا ہی فصلوں کا نقصان کرے۔ مگر جٹ آزردہ ہوکر اس کام کو نہیں چھوڑے گا" اس پیمان کے ذریعہ سے خدا نے اپنی دیگر مخلوق کے پالنے کا بندوبست کیا ہے۔ ورنہ اگر صدیوں کی بے ترتیب بارشوں سے اکتا کر جٹ تخم ریزی چھوڑ دیں۔ تو دنیا بھوکی مرجائے

(۲) یہ کہ اول الذکر خدمت کے صلہ میں خدا اپنی خاص شان بے نیازی سے جٹ کو باقی قوموں سے بہت زیادہ شان بے پروائی دیگا ؛

یہ عہد و پیمان ازل سے جاری ہیں۔ اور تا ابد رہینگے۔ اس دوسری شرط کی طفیل جٹ کو جاہ و حشم سے تکلف سے کپڑے سے بلکہ ایک حد تک آرام کے کھلانے پینے سے کامل بے نیازی ہے دھوپ اسے نہیں ستاتی۔ کنوئیں کی گادی پر یا تھر کے ہوگہ پر شب بیداری اسے بے چین نہیں کرتی۔ روکھی سوکھی کھاکر اور گندہ پانی پی کر وہ توانا رہتا ہے۔ بچے پالتا ہے۔ اور دنیا کو پیٹ بھر کر روٹی دیتا ہے۔ یہی شان بے پروائی ہے کہ کنک جٹ کی اور نقع رالی برادرز کا۔ روپیہ جٹ کا اور حویلی وکیل کی۔ بھینس جٹ کی اور دودھ ..... دار کا مگر اس خدائی وصف کی بدولت اس قوم میں ایک اور جوہر پیدا ہو گیا ہے۔ جو دوسری قوموں میں برائے نام بھی نہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ جٹ کو چاہے ہزار اور باتوں کا دل میں افسوس ہو۔ مگر ایک خاص بات سے وہ ذرا بھی نہیں پچتاتا۔ جٹ کو جب اس کا رشتہ دار اسکے حق میں جھوٹی گواہی نہ دے۔ تو دلی افسوس دامنگیر ہوتا ہے۔ جب افسر رشوت نہ لے۔ تو اس کو سخت قلق و اضطراب ہوتا ہے۔ جب اسکے بیٹے یا بیٹی کی شادی پر پورا طمطراق نہ ہو۔ تو اس کا دل ہی مرجاتا ہے۔ مگر ایک بات سے اسے ذرا بھی افسوس نہیں ہوتا اور وہ یہ ہے۔ کہ اگرچہ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں مگر جٹ کی لاٹھی میں بجلی کی کڑک ہے۔ اور جب وہ لاٹھی جٹ کے دشمن کی کھوپڑی پر رقص کرتی ہوئی جا پڑتی ہے۔ تو جٹ کو ذرا بھی تاسف نہیں ہوتا ؛

مجھے جٹ سے دلی محبت ہے۔ مگر جن لوگوں کو جٹ سے محبت نہیں۔ وہ اس کی خوبیوں کو اپنی کوتاہ اندیشی سے ہمیشہ عیب بیان کرتے ہیں۔ اگر جٹ میں یہ شان بے پروائی نہ ہوتی۔ تو اب کون ہزار در ہزار انگلستان کے دشمنوں سے جاکر برسرپیکار ہوتا۔ جٹ کی طفیل لاکھوں سپاہی ہندوستانی فوج میں صف آرا ہیں۔ یہ جٹ ہی ہے۔ جس نے فرانس میں عراق میں فلسطین میں دشمنوں کی بارگاہوں میں بلکہ گھروں میں ہل چلا دیا ہے ؛

اے ہل کے دھنی جٹ۔ اگر سچی بات کہنا عیب نہ ہو۔ تو سارے ہندوستان میں صرف تو گھر والا ہے اور باقی سب بیوپاری۔

اے جٹ۔ آ۔ زمین تیری۔ زور تیرا۔ پھر سردلدی کسی اور کی کیوں ہو۔

آ۔ فوج میں بھرتی ہو۔ سپاہی بھی بن اور سردار بھی۔ وہ دن آنے والا ہے۔ کہ ہندوستان کا سب سے پہلا فرض یہ ہوگا کہ نیرا اور تیری قوم کا شکریہ ایک شاندار طریقہ سے کیا جائے۔ مگر جب تک جنگ ختم نہ ہو۔ وہ شکریہ ادا نہیں ہو سکتا۔ اور جنگ کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ جٹ کی لاٹھی اسکے گھر میں ہے۔ اور جرمن کے سر پر نہیں چمکتی جنگ کے فتح کرنے والا نہ روپیہ ہے نہ سامان یہ چیزیں جٹ کے ہاتھ کی میل ہیں۔ جنگ کے فتح کرنے والا

"جٹ"

ہے ؛

عبدالعزیز سب ڈویژنل افسر فاضلکا


# حقیقۃ الرؤیاء

وہ کونسا احمدی ہے جسے کبھی نہ کبھی کوئی خواب نہ آئی ہو۔ اور وہ اسکی حقیقت معلوم کرنیکے لئے بے تاب نہ ہو جاتا ہو۔ اگر کوئی نہیں۔ تو پھر ایک کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

حقیقۃ الرؤیاء کے نام سے اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے جو کتاب حال میں شایع ہوئی ہے۔ اسے منگوا کر پڑھیں۔ اور اس سے اپنی خوابوں کی حقیقت معلوم کرلیا کریں۔ یہ کتاب بہت عمدہ لکھائی۔ چھپائی کے ساتھ اعلےٰ درجہ کے سفید کاغذ پر شائع ہوئی۔ اور دس آنے قیمت پر مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتی ہے۔ فوراً منگا لیجئے ؛

ملنے کا پتہ

دفتر ایڈیٹر الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ایک غیر احمدی کے جوابیں

(نمبر ۳)

از مولانا محمد عبداللہ صاحب سکنہ بھینی ضلع لاہور

آپ کو معلوم ہی ہے کہ آپ کے مخالف حنفی و شیعہ آپ کو وہابی نجدی لامذہب کہتے ہیں اہل السنۃ والجماعۃ نہیں سمجھتے اس طرح آپ کا گروہ ہم کو مرزائی وغیرہ کہتا ہے اہل السنۃ والجماعۃ نہیں کہتا ہم تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہل السنۃ والجماعۃ ہیں یہ سنت پر عمل کرنا ہمارا شیوہ اور جماعت صحابہ کرام کی اتباع کا التزام ہمارا طریقہ ہے جس طرح صحابہ کرام استدلال مسائل بیان کرنے میں قرآن کریم کو مقدم کرتے تھے اور عملی سنت نبویہ اس کی تفسیر اسی طرح ہم موحدین اہل القرآن والحدیث واہل السنۃ والجماعۃ احمدیوں کا طریق ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسے پاکیزہ اصول پر چلنے کی آپ جیسے لوگوں کو مطلق پرواہ نہیں رہ گئی احادیث ظہور مہدی و نزول مسیح کو آپ جیسے لوگوں نے قرآن کریم کے ماتحت نہیں رکھا بلکہ قرآن کریم کو ان کے ماتحت کرنا چاہا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ طریق نہیں تھا وہ اکثر پیشینگوئیوں پر مجمل ایمان رکھتے اور ان کی تفصیل حوالہ بخدا کرتے تھے کیونکہ اکثر پیشینگوئیاں استعارات و مجازات کے رنگ میں ہوتی جاتی ہیں اور ان کی تفاصیل قبل از ظہور معلوم نہیں ہوتیں پس ان کے حق میں کہا جاتا ہے -

وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یقولون اٰمنا باللہ - یہی حال احادیث ظہور مہدی و نزول مسیح کا ہے - جیسا کہ مذکور ہوگا - انشاء اللہ تعالیٰ ؛

اقول - مسئلہ اعتقاد نزول مسیح جس پر قدیم سے تمام اہل سنۃ و جماعت کا اتباتاً اجماع چلا آتا ہے اور اجمالی رنگ میں مان کر اس کی تفصیل کو حوالہ بخدا کیا جاتا تھا اب آپ جیسے لوگ اس صراط مستقیم سے انحراف کر کے اور قبیح اعوج کے ڈھکوسلوں پر ایمان لا کر مسیح محمدی سے پھر گئے اور یہ نہ سمجھا کہ نزول مسیح کی پیشینگوئی -

کیف انتم اذا نزل المسیح عیسی ابن مریم و امامکم منکم سے ہوئی ہے اگر یہ حدیث ظاہری معنی پر محمول ہوتی تو کیف انتم کا تہدیدی جملہ کیوں فرمایا جاتا اور اگر اسی مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری نے ہی نازل ہونا تھا تو وامامکم منکم کیوں لایا جاتا اور نزول کے معنے آیات قرآن سے حل ہو سکتے تھے وانزلنا الحدید پ ۲۷ و انزلنا لکم من الانعام پ ۱۵ وانزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم پ ۸ وانزلنا علیکم المن والسلوی پ ۹ قول - انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا پ ۲۸ سورہ طلاق - اور مسیح ابن مریم کے نام سے کسی فرد امت محمدیہ کا موسوم ہونا آیۃ کریمہ ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجہا الآیۃ پ ۲۸ - ۲۰ سے ظاہر ہو سکتا تھا وہ مشکل کیا تھی جو آپ معتزلہ و جہمیہ کی طرح مسیح محمدی سے منکر ہو گئے باوجودیکہ حدیث لا مہدی الا عیسیٰ والی کتاب ابن ماجہ میں پڑھ چکے ہونگے اور اس کے رجال کو بھی ملاحظہ فرما لیا ہوگا اور حدیث ان لمہدینا ایتین کو بھی پڑھ لیا ہوگا اور حدیث یخرج الدجال والطاعون کو بھی مسلم میں دیکھ لیا ہوگا اور حدیث دمشقی کا پہلا حصہ فاقرءوا علیہ عشر اٰیات من اول الکہف - سورہ کہف کو بھی سمجھ لیا ہوگا - پھر اس مسیح محمدی کے ماننے میں کون رکاوٹ تھی جس سے آپ تمام متواتر احادیث سے پھر گئے اور ان کے مصداق سے بوجہ تعصب و غبار رد گردان ہو گئے اور مسیح ناصری کے آسمان پر جانے کا جب مفصل ثبوت قرآن کریم اور حدیث رسول کریم صلعم سے نہیں ملتا تو قول تکلبی کا کیا فائدہ دے سکتا ہے وہ تو مر کر اللہ تعالیٰ کے پاس گیا ہے وہ پھر کس طرح آسکتا ہے یہ آپ کا ہی فہم ہے کہ اس امت مرحومہ سے دجال تو تیس تک بن جاویں مگر مسیح عیسیٰ کبھی نہیں ہو سکتا - ھل ھذا الا خسران مبین معلوم ہوتا ہے کہ یہ خسران آپ لوگوں کے حصہ میں آیا ہے کیونکہ مہدی و مسیح حسب پیشگوئی آنحضرت صلعم اپنے تمام خصوصیتیں ظاہر ہو گیا ہے بہت سی طبیعتیں اسلام کی طرف مائل ہونی شروع ہو گئی ہیں دولت کو آلہ دعا سے قتل کیا ایسا ہی لیکھرام کو اور جس طرح تمام زمین فساد شرک و کفر سے بھر گئی تھی اسے عدل توحید سے بھر دیا اور عیسائی ملکوں میں ڈنکا توحید کا بجا دیا روشن پیشانی اقنی الانف ہو کر آیا اور حسب فرمودہ رسول کریم صلعم سرخ و پاؤں کے تلوؤں کو گوشت سے بھر کر لایا اور گروہ دجالین کذابین بھی اس کے مقابل میں ظاہر ہوئے یہانتک کہ اس کی ہر ایک صداقت بیانی پر گرد و غبار حق پوشی کا اڑایا اور فرعون و ہامان کا خطاب جناب اعلیٰ سے پایا - مگر

گر نہ بیند بروز شب پرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مسیح عیسیٰ ناصری کے نزول کے لئے سو سامان بناؤ لاکھوں حیلے تراشو مگر کبھی آنیکا نہیں اس پر آیۃ کریمہ وکم اہلکنا قبلہم من القرون انہم الیہم لا یرجعون پ ۲۳ - رکوع ) کا حکم جاری ہو گیا ہے ابادا و صاحبہ میں آپ کو

نصیحتاً التماس کرتا ہوں کہ آپ آیات قرآنی کو تاویل کر کے احادیث کے مضامین کے مطابق نہ بناؤ بلکہ احادیث کی تاویلات کر کے قرآن کریم کے مطابق کرو پھر دیکھو یہ مسئلہ نزول مسیح کس طرح حل ہو سکتا ہے آیات پر بھی عمل ہو گیا اور احادیث پر بھی ورنہ ؎

"گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں" "گیا تیر پھر باز آتا نہیں" جملہ احادیث نزول مسیح سے مراد نزول روحانی ہے نہ جسمانی اور وفات مسیح سے مراد وفات جسمانی ہے نہ روحانی اور مدعی موجود ہے جس نے اپنی دعوے کو قرآن کریم اور احادیث رسول کریم صلعم و الہام و وحی ربانی سے ثابت کیا جس کی شہادت کے لئے آسمان پر رمضان میں کسوف و خسوف سورج و چاند کا ہوا کہ یہی مہدی و مسیح ہے اور زمین پر طاعون نے نمودار ہو کر آپ کے دعوی کو ثابت کیا اور کشوف و رؤیا صالحہ امت نے اس کی تصدیق کی اور زمانہ کی چال چلن نے یہ ثابت کر دیا کہ اب بحر و بر فساد سے بھر گئے ہیں نہ کوئی عالم دینی رہا جو دین اسلام کی حمایت کرے اور نہ سجادہ نشین صوفی منش رہا جو اسلام کی خواص ظاہر کر کے لوگوں کی محبت دنیا سرد کرے اور نہ کوئی مالدار رہا جو مال کو صرف کر کے اسلام کا حامی بن جاوے اسلئے

( باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور ایم قاسم علی نے فاروق منزل سے شائع کیا )